نماز میں عمامہ یا ٹوپی صحیح کرنے کا حکم

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری

فتوی نمبر: WAT-3456

تاریخ اجراء: 05 رجب المرجب 1446ھ / 06 جنوری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

نماز میں عمامہ یا ٹوپی صحیح کریں جیسے پیشانی سے اوپر کریں، تو کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

نماز کے دوران اگر عمامہ یا ٹوپی پیشانی پر آجائے، تو عمل قلیل کے ذریعے اسے درست کر لینے میں حرج نہیں (مثلا بایاں ہاتھ باندھے رکھے اور سیدھے ہاتھ کے ساتھ عمامے وغیرہ کو پیچھے سرک دے) کہ یہ مفید عمل ہے۔ اور اگر عمل کثیر سے درست کیا (یعنی اس انداز سے درست کیا کہ دور سے دیکھنے والے کو ظن غالب یہی ہو کہ یہ نماز میں نہیں) تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ نیز یہ بھی خیال رہے کہ عمل قلیل کے ساتھ درست کرنے میں یہ بھی ضروری ہے کہ ایک رکن (مثلاً قیام یا رکوع یا سجدہ) میں دو سے زیادہ بار ہاتھ استعمال نہ کیا جائے کہ ایک ہی رکن میں دو سے زیادہ بار ہاتھ استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ ردالمحتار میں نقل فرماتے ہیں: "قال فی النھایة وحاصله ان کل عمل ھو مفید للمصلی فلا باس به، اصله ماروی ان النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم عرق فی صلاته فسلت العرق عن جبینه ای مسحه لانه کان یوذیه فکان مفیدا وفی زمن الصیف کان اذا قام من السجود نفض ثوبه یمنة او یسرة لانه کان مفیدا کی لا تبقی صورة۔ فاما مالیس بمفید فھو عبث" ترجمہ: نہایہ میں ہے: حاصل کلام یہ ہے کہ ہر وہ عمل کہ جو نمازی کے لیے مفید ہو، اسے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس کی اصل یہ روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو نماز میں پسینہ آیا تو آپ نے پونچھ لیا یعنی ہاتھ پھیر کر صاف کر دیا، چونکہ یہ تکلیف کا باعث ہے لہٰذا یہ مفید عمل ہے اور گرمی کے زمانہ میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب سجدہ سے

قیام فرماتے تو دائیں یا بائیں طرف سے کپڑا چھڑا لیتے کہ یہ بھی مفید عمل ہے تا کہ جسم کی ہیئت ظاہر نہ ہو۔ رہا وہ عمل کہ جو مفید نہ ہو تو وہ عبث و مکروہ ہے۔ (ردالمحتار، جلد2، صفحہ490، مطبوعہ کوئٹہ)

خلاصۃ الفتاوی میں ہے "وان حک ثلاثا فی رکن واحد تفسد صلوتہ ھذا اذا رفع یدہ فی کل مرۃ اما اذا لم یرفع فی کل مرۃ فلا تفسد صلوتہ لانہ حک واحد "ترجمہ: اگر تین بار ایک رکن میں کھجایا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی یہ تب ہے جب ہر بار اپنا ہاتھ اٹھائے اور اگر ہر بار ہاتھ نہ اٹھائے تو نماز فاسد نہ ہو گی کیونکہ یہ ایک بار کھجانا ہے۔ (خلاصۃ الفتاوی، ج1، ص129، مطبوعہ: کوئٹہ)

جد الممتار میں ہے: "وحاصل الکلام: أن العمل الکثیر ھو الذی یغلب علی ظن الناظر أنہ لیس فی الصلاۃ ویکون ذلک فیما یعمل بالید بعمل ما یقام عادۃ بالیدین وبتثلیث ما یفعل بید واحدۃ۔" ترجمہ: اور حاصل کلام یہ ہے کہ عمل کثیر وہ ہے جس کے کرنے والے کے بارے میں دیکھنے والا غالب گمان یہی کرے کہ یہ نماز میں نہیں ہے اور جو کام ہاتھ سے کیا جاتا ہو اس میں یہ صورت تب پائی جائے گی جب ایسا عمل کیا جائے جو عادتاً دو ہاتھ سے کیا جاتا ہو اور جو ایک ہاتھ سے کیا جاتا ہو اسے تین بار کیا جائے۔ (جد الممتار، ج3، ص351، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ کراچی)

فتاوی رضویہ میں ہے "ایک رکن مثلاً قیام یا قعود یا رکوع یا سجود میں تین بار نہ کھجاوے دو بار تک اجازت ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج07، ص384، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "عملِ کثیر کہ نہ اعمالِ نماز سے ہو، نہ نماز کی اصلاح کے لئے کیا گیا ہو، نماز فاسد کر دیتا ہے، عملِ قلیل مفسد نہیں۔ جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے، بلکہ غالب گمان ہو کہ وہ نماز میں نہیں، تو وہ عملِ کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شبہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں، تو عملِ قلیل ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ609، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم